نظم

اردو میں نظموں کا سراغ سرسید تحریک سے پہلے بھی ملتا ہے لیکن یہ ایک سچائی ہے کہ سرسید کی تحریک کے زیر اثر مغرب سے استفادے کا دور شروع ہوا تو نظم نگاری کی روایت میں انقلاب آگیا۔ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کے قیام کے دوران محمد حسین آزاد اور خواجہ الطاف حسین حالی نے نظم نگاری کی تحریک کی قیادت کی اور نظم نگاروں کی ایک جماعت قائم ہوگئی۔ اور یہیں سے اردو ادب کی تاریخ میں جدید دور کا آغاز ہوا۔ اسی وجہ سے حالی اور آزاد کو جدید نظم کا پیش رو مانا جاتا ہے۔ اس دور میں جدید نظم نگار کی حیثیت سے جن نظم نگاروں کو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی ان میں اسمٰعیل میرٹھی، ڈپٹی نذیر احمد، شبلی نعمانی، عبدالحلیم شرر اور اکبر الہ آبادی خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ ان شاعروں میں جدید نظم نگاری کی روایت کو مضبوط اور مستحکم بنانے میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا استعمال کیا۔

بیسویں صدی میں درگا سہائے سرور جہان آبادی، اقبال، چکبست اور نظم طباطبائی جیسے شاعروں نے نظم نگاری کی طرف خصوصی توجہ کی۔ لیکن اقبال نے اس دور میں وہ کارنامہ انجام دیا جس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ اسی وجہ سے اقبال کو بیسویں صدی کا عظیم ترین شاعر مانا جاتا ہے۔ اقبال نے ہیئت اور موضوع دونوں سطحوں پر انقلاب برپا کردیا۔ اقبال کے بعد ہی نظموں میں عالمانہ اور فلسفیانہ موضوعات کو نظم کے قالب میں ڈھلنے کا موقع مل سکا۔

اقبال کے بعد اردو میں ترقی پسند تحریک شروع ہوئی اور حیات و کائنات کے خارجی اور داخلی مسائل کو موضوع بنا کر نظمیں کہی جانے لگیں۔ اقبال کے زمانے میں ہی جوش نے قومی تحریک سے متاثر ہو کر انقلابی نظمیں لکھنی شروع کردی تھیں۔ اختر شیرانی نے رومانی نظموں کی تخلیق پر توجہ کی۔ فراق نے مختصر تعداد میں نظمیں کہیں۔ اس طرح اردو نظموں میں نئی نئی کروٹیں ابھرنے لگیں۔ فلسفیانہ تیور نظر آنے لگے۔ پابند نظموں کے ساتھ ساتھ معریٰ نظمیں اور آزاد نظمیں اس دور میں کافی تعداد میں لکھی گئیں اور اس طرح مقبول ہوئیں کہ پابند نظم نگاری کی روایت کمزور پڑنے لگی۔ اس سلسلے میں فیض، مخدوم، مجاز، علی سردار جعفری، جمیل مظہری، جاں نثار اختر، کیفی اعظمی، وامق جونپوری، سکندر علی وجد وغیرہ ایسے شعرا ہیں جنہوں نے ترقی پسند نظموں کو وقار عطا کیا۔ راشد، میراں جی اور اختر الایمان جدید اردو نظم کی اسی مثلیث مانے جاتے ہیں جن کے شاعرانہ کمالات سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جدیدیوں نے اردو نظم کو داخلیت اور علامت سے گھلا ملا کر ایک نئی راہ نکالی۔ وزیر آغا، شہریار، افتخار عارف، محمد علوی، ندا فاضلی، قاضی سلیم، باقر مہدی وغیرہ اس گروہ کے نمائندہ شاعروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ شاعرات نے بھی اس دور میں اپنے کمالات کا اظہار کیا۔ ان میں شفیق فاطمہ شعریٰ، زاہدہ زیدی، ساجدہ زیدی، کشور ناہید، فہمیدہ ریاض اور پروین شاکر اسی دور کی پیداوار ہیں۔ یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں دانشورانہ اور فلسفیانہ افکار کے اظہار کے لئے سب سے اچھا اور موثر سانچہ نظم ہے۔

چکبست

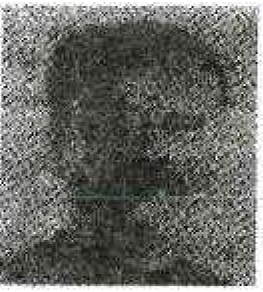

چکبست کا پورا نام پنڈت برج نارائن ہے اور چکبست تخلص ہے۔ ان کی پیدائش 1882ء میں فیض آباد (یوپی) میں ہوئی۔ لیکن چکبست کے آباواجداد چونکہ لکھنو سے تعلق رکھتے تھے اس لئے چکبست بھی بچپن میں ہی لکھنو چلے آئے اور وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اوکینگ کالج لکھنو میں داخلہ لیا۔ 1905ء میں بی اے پاس اور 1908ء میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور عملاً وکالت بھی شروع کردی۔ رفتہ رفتہ چکبست لکھنو کے مشہور وکیلوں میں شمار ہونے لگے۔ 1926ء میں ایک مقدمہ کے سلسلے میں چکبست رائے بریلی تشریف لے گئے اور وہاں کی عدالت میں کامیابی کے ساتھ بحث کی اور اسی دن سہ پہر کو لکھنو جانے کے لئے اسٹیشن آئے ٹرین میں بیٹھے ہی تھے کہ دماغ پر فالج کا حملہ ہوا اور زبان بند ہوگئی۔ علاج ومعالجہ کیا گیا لیکن سب بے سود ثابت ہوا۔ وقت موعود آچکا تھا۔ 7 / بجے شام کو اسٹیشن پر ہی چکبست کا انتقال ہوگیا لاش کو لکھنو لایا گیا اور آخری رسوم ادا کردی گئی۔

چکبست فطری شاعر تھے چنانچہ ان کو بچپن ہی سے شاعری کا شوق تھا یہی وجہ ہے کہ 9-10 سال کی عمر میں چکبست نے پہلی غزل کہی۔ تب سے انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور زندگی کی آخری سانسوں تک شعر گوئی میں مصروف رہے۔ اساتذہ شعرا میں چکبست آتش، غالب اور انیس کے شیدائی تھے۔ ان کی غزلوں میں آتش کا رنگ اور مسدس پر انیس کی تقلید کا اثر نمایاں ہے۔ شاعری کے خیالات گرچہ اساتذہ کے خیال سے مختلف ہیں لیکن طرز کلام سلاست زبان، بندش الفاظ اور حسن تراکیب میں مذکورہ اساتذہ کی تقلید نمایاں ہے۔

چکبست نے اپنی شاعری میں نئے نئے خیالات نظم کیے مگر زبان کی چاشنی، اسلوب بیان، لطافت اور پاکیزگی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ کیونکہ الفاظ کی بندش سے صناعی کرنا ہی دراصل شاعری کا جزو اعظم ہے۔ جیسا کہ آتش نے کہا ہے ۔

بندش الفاظ جڑنے سے نگوں کے کم نہیں
شاعری بھی کام ہے آتش مرصع ساز کا

مناظرِ قدرت

فضائے کوہ میں ایسی ہوا سماتی ہے
بشر کی روح کو راحت کی نیند آتی ہے

بس ایک عالم ہو چار سمت طاری ہے
نہ شور و شر ہے نہ دنیا کی آہ و زاری ہے

اثر دکھاتا ہے قدرت کا نغمہ دل گیر
شجر حجر سے ٹپکتی ہے راگ کی تاثیر

یہ راگ وہ ہے جو مضراب کا اسیر نہیں
یہ حرف کان کے پردوں میں گوشہ گیر نہیں

وہی سنے گا اسے دل گداز ہے جس کا
ہو دل میں سوز تو رگ رگ میں ساز ہے اس کا

حریم خاص میں قدرت کے باریابی تھی
نگاہِ شوق میں اک شان بے حجابی تھی

شریک جاں تھی وضع قدیم قدرت کی
عیاں تھی سنگ و شجر سے کشش محبت کی

شراب اس حقیقی سے تھا ہر اک سرشار
شجر تھا کوہ تھا چشمہ تھا یا یہ مشتِ غبار

درخت و کوہ ہیں کیا ذات پاک انساں کیا
طیور کیا ہیں ہوا کیا ہے ابر باراں کیا

یہ موج ہستی بیدار کے عناصر ہیں
سب ایک قافلۂ شوق کے مسافر ہیں

یہ دل کے ٹکڑے ہیں قدرت کے ان میں بیر نہیں
سب ایک گود کے پالے ہیں کوئی غیر نہیں

انہیں سے نغمۂ قدرت ہے اوج و پستی میں
سب ایک ساز کے پردے ہیں بزم ہستی میں

جدا کسی سے بھی ہستی کا اپنے راز نہیں
کچھ آبشار میں اور ہم میں امتیاز نہیں

ہے جسم خاک یہاں اس کا جسم پانی ہے
جو روح ہم میں ہے اس میں وہی روانی ہے

لفظ و معنی

کوہ	۔	پہاڑ
بشر	۔	انسان
عالم ہو	۔	سناٹا، ویرانی
طاری ہے	۔	چھایا ہوا ہے
آہ وزاری	۔	رونا وگڑگڑانا
نغمہ	۔	گانا
شجر	۔	درخت
حجر	۔	پتھر
مضراب	۔	موسیقی کا ایک آلہ
اسیر	۔	قیدی
گوشہ گیر	۔	گوشہ پکڑنے والا
دل گداز	۔	پگھلنے والا دل، نرم دل
سوز	۔	جلن
مے	۔	شراب
باریابی	۔	دربار میں آنے کی اجازت
بے حجابی	۔	بے پردگی
سنگ	۔	پتھر
آب خنک	۔	ٹھنڈا پانی
وضع قدیم	۔	پرانا طریقہ
عیاں	۔	ظاہر
انس	۔	پیار، الفت
سرشار	۔	بھرا ہوا، لبریز

ABSOL SOLUTIONS PATNA

طیور - پرندے، طائر کی جمع

ابر - بادل

باراں - بارش

بیر - اختلاف، جھگڑا

بزمِ ہستی - دنیا کی محفل

آپ نے پڑھا

- زیر نصاب نظم 'مناظر قدرت' پنڈت برج نارائن چکبست کی تخلیق ہے جو ان کی منظری شاعری کی بہترین مثال ہے۔ اس نظم میں چکبست نے نہ صرف یہ کہ اپنے ملک ہندوستان کے فطری مناظر کو حسن و جمال کی تعریف کی ہے بلکہ بالواسطہ طور پر ہندوستان کی عظمت دیرینہ کے گیت بھی گائے ہیں۔
- اس نظم کا ایک خاص پس منظر بھی ہے۔ شاعر چکبست نے ایک بار دہرہ دون کا سفر کیا تھا۔ دہرہ دون صوبہ اترانچل کا صدر مقام ہے اور قدیم زمانے سے ہی خوبصورت پہاڑی علاقے میں شمار کیا جاتا ہے۔ دور دور کے علاقوں اور غیر ممالک سیاح وہاں کے خوبصورت فطری مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے آتے ہیں۔ شاعر نے دہرہ دون کے سفر میں اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا اور جو کچھ محسوس کیا اسے شعری قالب میں ڈھال دیا ہے۔
- دہرہ دون ایک پہاڑی مقام ہے جہاں پہاڑ کی بلندی اور وہاں کی خاموشی قابلِ دید ہے اگر دل نکتہ شناس ہو تو اس ویرانے اور بلندی پر خدا کی قدرت اور اس کے وجود کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔ دہرہ دون کے پہاڑوں کی خاموشی اپنی زبانِ حال سے کہہ رہی ہے کہ اگر چشم بینا ہو اور دل حساس ہو تو اس ویرانے اور خاموشی میں بھی قدرت کے نظاروں کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔

مختصر ترین سوالات

1. چکبست کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟
2. چکبست نے کون کون سی ڈگریاں حاصل کی؟
3. چکبست کا انتقال کس بیماری میں ہوا؟
4. چکبست کی کون سی نظم ہمارے نصاب میں شامل ہے؟

5. چکبست کا پورا کیا نام کیا تھا؟

مختصر سوالات

1. چکبست کے بارے میں پانچ جملے لکھیے۔
2. جدید اردو نظم کی مختصر تعریف کیجیے۔
3. زیر نصاب نظم میں شاعر نے کہاں کی منظر نگاری کی ہے؟
4. نظم کے اجزائے ترکیبی پر روشنی ڈالیے۔

طویل سوالات

1. چکبست کی نظم نگاری کا فنی جائزہ لیجیے۔
2. جدید نظم کی تعریف کرتے ہوئے اس کا ارتقائی جائزہ لیجیے۔
3. زیر نصاب نظم 'مناظر قدرت' کا مرکزی خیال پیش کیجیے۔
4. صحیح مصرعوں کا جوڑا لگائیے:

(الف) فضائے کوہ میں ایسی ہوا سماتی ہے	(i) یہ حرف کان کے پردوں میں گوشہ گیر نہیں
(ب) یہ راگ ہے وہ جو مضراب کا اسیر نہیں	(ii) نہ شور و شر ہے نہ دنیا کی آہ وزاری ہے
(ج) جدا کسی سے بھی ہستی کا اپنے راز نہیں	(iii) بشر کی روح کو راحت کی نیند آتی ہے
(د) بس ایک عالم ہو چار سمت طاری ہے	(iv) کچھ آبشار میں اور ہم میں امتیاز نہیں

آیئے، کچھ کریں

1. اپنے استاد کی مدد سے جدید نظم نگار شعرا کی فہرست تیار کیجیے۔
2. طلبہ کی مدد سے جدید شعرا کی موجودگی کو یقینی بنا کر ایک مشاعرہ کا اہتمام کیجیے۔